Synopsis for Ph.D. research

مجوزہ خاکہ برائے پی ایچ۔ ڈی تحقیق

موضوع

”سیدہ جعفر اور وہاب اشرفی کی ادبی تاریخ نویسی

ایک تقابلی مطالعہ: “

Topic : ***Sayyada Jafar Aur Wahab Ashrafi ki Adabi Tareekh Nawesi : Ek Taqabuli Mutalea***

شعبۂ اردو، رانچی یونیورسٹی ، رانچی

University Department of Urdu,
Ranchi University, Ranchi 834008

خاکہ نگار

جوہی عشرت

ریسرچ اسکالر

(جے آر ایف ایوارڈیڈ)

نگراں

ڈاکٹر محمد رضوان علی

ایسوسیٹ پروفیسر صدر شعبہ

رانچی یونی ورسٹی رانچی

Research Scholar

Joohi Ishrat

JRF Awarded

Supervisor

Dr. Md. Rizwan Ali

Associate Professor & Head University Department of Urdu

Ranchi University, Ranchi

سیدہ جعفر اور وہاب اشرفی کی ادبی تاریخ نویسی:ایک تقابلی مطالعہ

State of the Art

ادبی تاریخ نویسی اور تاریخ نویسی میں واضح فرق ہے۔ ادبی تاریخ ادب بھی ہے اور تاریخ بھی ۔ ادبی تاریخ میں ادب اور تاریخ نویسی کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے ۔ ادبی تاریخ ، تاریخ نویسی کے اصولوں کے ساتھ ادبی تقاضوں کو بھی پورا کرتی ہے۔ادب اور تاریخ میں ایک بنیادی فرق یہ بھی ہے کہ ادب کی بنیاد جذبہ اور تخیل پر ہوتی ہے جب کہ تاریخ ٹھوس حقائق پر مبنی ہوتی ہے۔اس لئے تاریخ کی حیثیت ایک علم کی ہے اور ادبی تاریخ کی حیثیت ایک ادبی دستاویز کی ہے ۔ چونکہ اس کا موضوع ادب ہوتا ہے اس لئے اس کے اسلوب میں علمیت کے ساتھ ادبیت کا رنگ بھی پایا جاتا ہے ۔ادبی تاریخ کیا ،کیوں اور کیسے کا جواب دیتی ہے یعنی کیا لکھا گیا اور ایسا کیوں لکھا گیا۔کسی خاص قسم کے اسلوب، رجحان، موضوع کی تکرار اور تحریک کے پیچھے کون سے محرکات کام کرتے ہیں ،ایک ہی دور کے شعرا ء کے اسالیب اور اظہار کے طریقوں میں فرق کیوں پیدا ہوتا ہے؟اور ان کی کیا وجوہات ہو سکتی ہیں ؟ا دبی مؤرخ ان سوالوں کے جواب تاریخی تدریج کے ساتھ فراہم کرتا ہے ۔

اردو میں ادبی تاریخ کے ابتدائی نقوش تذکروں میں ملتے ہیں ۔ خصوصاً محمد حسین آزاد کے تذکرہ آب حیات اور عبد الحئی کے تذکرہ گل رعنا میں ادبی تاریخ کے نمونے پائے جاتے ہیں ۔ تذکروں کے بعد با قاعدہ ادبی تاریخیں لکھی گئیں ہیں جن میں سر فہرست شمس اللہ قادری کی تاریخ اردوئے قدیم اور گراہم بیلی کی تاریخ ادب اردو ہے۔ جن میں کسی حد تک ادبی تاریخ کے اصولوں کی پیروی کی گئی ہے ۔اس کے بعد اردو میں ادبی تاریخ نویسوں کی ایک طویل فہرست سامنے آتی ہے جن میں ، رام بابو سکسینہ ، ،اعجاز حسین ، احتشام حسین ،، جمیل جالبی ، تبسم کاشمیری ،گیان چند جین ، سلیم اختر ،انور سدید ، نور الحسن نقوی ، شمس الرحمٰن فاروقی ،ڈاکٹر محمد انصار اللہ ، سیدہ جعفر اور وہاب اشرفی کے نام قابل ذکر ہیں ۔ ان لوگوں نے جو ادب کی

تاریخیں لکھی ہیں ان سبھو ں پر مغربی تاریخ نویسی کے احسانات ہیں کہ ہمارے مقالے کا موضوع سیدہ جعفر اور وہاب اشرفی کی ادبی تاریخ کے تقابل پر مرکوز و محدود ہے ۔

Problem to be investigation

مجوزہ تحقیق کی رو سے حسب ذیل مشکالات ، امورا ور مسائل سے متعلق سوالات مندرجہ ذیل صورتوں میں وقوع پذیر ہوتے ہیں ۔

i. تاریخ نویسی اور ادبی تاریخ نویسی کا معنی و مفہوم کیا ہے؟ اور یہ کس طرح علم تاریخ نویسی سے مختلف ہے ؟

ii. سیدہ جعفر اور وہاب اشرفی کی ادبی تاریخ نویسی میں کیا واضح فرق ہے؟

iii. سیدہ جعفر اور وہاب اشرفی کی تاریخ نویسی کا تقابلی مطالعہ کرنے میں ہمیں کون کون سی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے؟

iv. سیدہ جعفر اور وہاب اشرفی کے نظریات میں یکسانیت اور اختلافات کا باہمی مطالعے کی اہم وجوہات کیا ہیں ؟

v. سیدہ جعفر اور وہاب اشرفی کی تاریخ نویسی میں مختلف رنگ موجود ہیں انہیں ترتیب ،تدوین و تدریج کیسے دیا جا سکتا ہے؟اور مستقبل میں بر صغیر کے مثبت حالات کو دیکھتے ہوئے دونوں کے یہاں سے بر صغیر کی تکثیری تہذیب کے کن عناصر کو اخذ کیا جاسکتا ہے؟

vi.

Objectives of the investigation and motivation

مجوزہ خاکے میں بعد از غور و خوض حسب ذیل طریقہ کار اپنا کر اپنے مقالے کو پائے تکمیل تک پہنچائیں گے ۔

i. یوں تو ادبی تاریخ نویسی پر کئی کام ہو چکے ہیں پر ہم اپنے مقالے کے ذریعے ان عناصر کو اجاگر کریں گے جس سے ادب کے ساتھ فنون لطیفہ کے تمام تر علوم کا ایک نیا کیمیا واضح ہو اور اردو معاشرہ اس پہلو پر روشن خیال ہو کہ تاریخ نویسی

نئے انداز سے کی جانی چاہئے ۔ اس طرح نئے اسکالرز کے لئے راہیں ہموار ہو ں گی اور ترغیب ملے گی ۔

ii. سیدہ جعفر اور وہاب اشرفی کے تاریخی کام اور ان کے نظریات کے مابین تقابلی مطالعہ کرنے سے کئی تاریخی واقعات کے متعلق نئے انکشافات ہوں گے۔ بہت سی باتوں کو نئے انداز سے دیکھنے میں مدد ملے گی۔

iii. اس تقابلی تحقیق کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ دکن او ر شمال مشرق کے محققین کے درمیان باہمی موافقت، ربط ، تعلق اورغیر مطابقت معلوم ہو سکے ۔

iv. وہاب اشرفی کے مقابل سیدہ جعفرکے موازنے سے اردو کی ادبی تاریخ میں کسی خاتون کے کام کی نہج اور فہم سے آگاہی حاصل ہو گی۔جوکہ مستقبل میں عمومی طور پر کسی بھی ادبی تاریخ کے محقق اور خصوصاً کسی خاتون محقق کے لئے قابل تقلید ہو سکتی ہے۔

Hypothesis

ادبی تاریخ نویسی ایک مستقل فن ہے جو کہ عملی تاریخ نویسی سے جداگانہ حیثیت رکھتی ہے۔ سیدہ جعفر اور وہاب اشرفی کی تاریخ نویسی کے تقابلی مطالعے سے اس بات کی وضاحت ہو گی کہ سیدہ جعفر اور وہاب اشرفی کی تاریخ نویسی میں ماخذات، اسلوب و طرز نگارش ، تاریخ و سنین ،زمان و مکان، آرا ء و خیالات اور نظریات میں اختلاف کا امکان موجود ہے۔ساتھ ہی مستقبل میں بر صغیر کے مثبت حالات کو دیکھتے ہوئے دونوں کے یہاں سے بر صغیر کی تکثیر ی تہذیب کے کن عناصر کو اخذ کیا جاسکتاہے۔

Research design and methodology

مجوزہ تحقیقی کام متعینہ مدت میں مندرجہ ذیل لائحہ عمل کو اپنا کر تکمیل کے مرحلے تک پہنچایا جائے گا ۔

مواد کی تلاش و حصو ل کی خاطر کتابوں کی فہرست تیار کی جائے گی ۔خصوصاً انٹر نیٹ کے ذریعے ڈاٹا حاصل کیا جائے گا۔اس تحقیق میں ابتدائی اور ثانوی ماخذات سے استفادہ کیا جائے گا۔ اور مواد کی فراہمی کے بعد باہمی تجزیہ و تقابل کر نے کے بعد حتمی طور پر تحقیقی کام تکمیل کو پہنچے گا ۔عالمی ادب میں تقابلی مطالہ پچھلی صدی کے نصف دہائی میں وقوع پزیر ہوا ۔تقابلی مطالعے کے طریقے، اپروچ ،تکنیک ،ڈیزائن اور طریقہ کار میں ہر روز علم کے نئے دفینے آشکار ہو رہے ہیں اور دنیا بھر کے علوم ڈجیٹل ٹیکنا لوجی کے سبب لمحہ بہ لمحہ ڈسپلے ہو رہے ہیں ۔ اس تناظر میں دونوں صاحبان ادب کی تاریخ نویسی کا تقابل کیا جائے گا اور تقابلی ادب کے نئے نئے رویوں سے نئی گنجائش پیدا کی جائے گی اور نئی راہیں ہموار کی جائیں گی ۔

دورانِ تحقیق تجزیاتی،تاریخی و دستاویزی طریقہء تحقیق استعمال کیا جائے گا، تاہم بیانیہ طریقہء تحقیق کو بھی استعمال میں لایا جائے گا۔ تحقیق کی ابتداء مواد اور مصادر کی مجموعہ آوری سے کیا جائے گا۔مواد کی صحت اور اس کی اسناد کا خصوصی خیال رکھا جائے گا۔ ساتھ ہی جدید ذرائع کو استعمال میں لاتے ہوئے انٹرنیٹ سے بھی مدد لی جائے گی۔اس تحقیق کے دوران بنیادی مآخذات کےساتھ ساتھ ثانوی مآخذات کو بھی اہمیت دی جائے گی۔اس سلسلہ میں جامعات کے کتب خانوں کے علاوہ دیگر مشہور و معروف کتب خانوں سے استفادہ کیا جائے گا۔

Significance of the study

اردو ادب میں ادبی تاریخ نویسی دستاویزی حیثیت رکھتی ہے۔کما حقہ ہمارے محققین بڑی جا ں فشانی اور عرق ریزی سےاس کی تصنیف کرتے ہیں لیکن چونکہ ادبی تاریخ نویسی حتمی فیصلہ نہیں سناتے ہیں اور اس میں تخیلات کی بھی کار فرمائی ہوتی ہے اس لئے اس پر مزید تحقیق کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔اسی اعتبار سےمیں نے دو ہم عصر ادیبوں کی ادبی تاریخ پر تقابلی انداز میں تحقیق کا ارادہ کیا ہے ۔تحقیقی کام کے اعتبار سے یہ موضوع کافی اہمیت رکھتا ہے جس سے بعد کے محققین و ادبی طالب علموں کے لئے ایک نئے باب کا اضافہ ہوگا ۔گو کہ شمالی ذہنیت اور دکنی ذہنیت کے امتزاج سے ادبی تاریخ نویسی میں پختہ کاری کی گنجائش پیدا کی جائے گی ۔اور اس کی اہمیت اور معنویت یہ بھی ہے کہ ادب کے اس صنف کو جدید اساتذہ کرام فراموش کر بیٹھے ہیں ۔ اور صرف ناول ،افسانہ، داستان ، غزل ،اور شخصیت پر ہی تحقیق کی اورکرائی جا رہی ہے ۔

ریسرچ میں تحقیق کی تکرار اس درجہ بڑھ گئی ہے کہ اونچی اونچی جامعات میں بھی گھوٹالے ہی گھوٹالے ہیں ۔ جن کو دیکھئے پریم چند،غالب ، اقبال اور میر پر ہی ریسرچ کر رہے ہیں ۔ اس پس منظر میں ہمارا کام ایک صنف کی تجدید کاری ہے جو آسمان کی جانب زور سے اچھالا گیا پتھر ہے۔ گو کہ ہمارا تحقیقی مقالہ ایک نئی سمت میں رفتار دے گا۔

Its relevance to the present-day problems needs of the society

پہلی بات یہ ہے کہ اردو ادب کی تاریخ کی جتنی کتابیں لکھی گئیں ہیں وہ کل ملا کر روایت پر ہی چل رہی ہیں جبکہ اس میں ترمیم اور اضافے کی اشد ضرورت ہے ۔سیدہ جعفر اور وہاب اشرفی کی کتاب کے درمیان میں جو تقابل ہےاس سے کیا نتیجہ اخذ ہو رہا ہےاس کو سامنے رکھنا آج ضروری ہےاسی طرح سے جتنی بھی تاریخ ادب اردو کی کتابیں لکھی گئیں ہیں سب کو الگ الگ کر کے اس میں یہ دیکھنے کی کوشش کرنی ہے کہ فنون لطیفہ کو بھی تاریخ ادب اردو کے ساتھ شامل کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ چونکہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اردوادب کی تاریخ کی جو کتابیں ہیں وہ مخصوص ہے اور طبقہ اشرافیہ تک ہی محدود ہے۔

دوسرےوہاب اشرفی اور سیدہ جعفر نے جو تاریخ ادب اردو کی کتابیں لکھی گئی ہیں اس میں مشترکہ اقدار کیا ہیں اور اس مشترکہ اقدار کو سامنے لانے کی ضرورت کیوں ہے ۔کیا سیدہ جعفر کی تاریخ ادب اردو کی کتابوں میں مشترکہ تہذیبوں کی عکاسی کی گئی ہے؟ ٹھیک اسی طرح سے وہاب اشرفی کی تاریخ ادب اردو اور تاریخ ادبیات عالم دو طرح کی تاریخ کی کتابیں ہیں کیا انہوں نے بھی تاریخ کو وسعت بخشنے کی کوشش کی ہے؟

ہماری پی،ایچ۔ڈی ۔ کا مقالہ ان ہی تمام سوالات کے جوابات کا متلاشی ہے کہ ان جوابات کی آج کی سوسائٹی کو زیادہ ضرورت ہے ۔

حیات لے کے چلو کائنات لے کے چلو
چلو تو سارے زمانے کو ساتھ لے کے چلو

Contribution to existing knowledge

اردو ادبی تاریخ کا المیہ ہے کہ شروع سے لے کر اب تک تقریباً تمام تاریخ نویسوں نے منزل تک پہنچنے کے لئے ایک ہی رہگزر کو چنا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اسی رہگزر کی بھول بھلیوں میں خود کو محصور کر لیا ہو ۔لیکن اب محسوس ہوتا ہے کہ نئی راہیں تلاشی جائیں اور اس حصار کو توڑ کر اس میں خوشگوار ترمیم و اضافہ ہو ۔رام بلاس شرما نے اپنے مضمون "ساہتیہ کی سمسیائیں" میں کہا ہے کہ زیادہ تر موسیقا ر مسلم گھرانےسے ہیں چاہے وہ طبلہ نواز ہوں ، سرود ،رباب،سارنگی یا شہنائی بجانے والے ہوں سب کے سب مسلم گھرانے سے آتے ہیں۔ ان کے مطالعے میں فرقہ واریت نہیں کی جاتی لیکن جب کبھی ہم تاریخ ادب اردو کی بات کرتے ہیں تو وہاں لوگ مخصوص ہو جاتے ہیں اور اردو ادب کو سلطنت مغلیہ اور دہلی سلطنت کی جو تہذیب ہے اسی کے اُس پاس رکھنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ اس لئے اب ضرورت ہے کہ اس تنگ نظری سے نکل کر اردو ادب کو ایک وسعت دی جائے۔

Tentative chapter scheme

تحقیقی مقالے کو توضیحی مقاصد کے پیش نظر اصول ، نظریہ اور طریقہ کار کے اعتبار سے درج ذیل مجوزہ ابواب میں ترتیب دیا جائے گا۔

١. باب اول: ادبی تاریخ نویسی کا معنی و مفہوم

٢. باب دوم : اردو میں ادبی تاریخ نویسی کی روایت

٣. باب سوم: سیدہ جعفر کی تاریخ ادب اردو کا مختصر جائزہ

۴. باب چہارم: وہاب اشرفی کی تاریخ ادب اردو کا مختصر جائزہ

۵. باب پنجم : سیدہ جعفر اور وہاب اشرفی کی ادبی تاریخ نویسی کا تقابلی مطالعہ

٦. باب ششم : حاصل مطالعہ

۷. کتابیات : ابتدائی ماخذات

ثانوی ماخذات

انڈیکس

Tools to be used in the collection of data

اس موضوع پردستیاب   مواد میں ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ وہاب اشرفی اور سیدہ جعفر کی تاریخ نویسی میں مشترکہ رویے و اقدار کیا ہیں بعد ازاں ہم ان مشترکہ رویوں اور اقدار پر کام کر یں گے ۔اس کے علاوہ ہم تقابلی تنقید کا استعمال کریں گے، تقابلی تجزیہ کا استعمال کریں گے ، موازنہ کی تکنیک کا استعمال کریں گے ۔دوران تحقیق مندرجہ ذیل وسائل و ذرائع سے مواد کا حصول کیا جائے گا۔

۱. لائبریری
۲. رسائل و جرائد
۳. انٹریوز
۴. انٹرنیٹ
۵. org.rekhta.com

Future work

کسی بھی موضوع پر کیا گیا تحقیقی کام حرف آخر نہیں ہوتا ہے۔ تحقیق کے معاملے میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ کرنے کی گنجائش باقی رہتی ہے ۔ اسی طرح اس موضوع پر بھی آگے مزید تحقیقی کام کئے جا سکتے ہیں ۔ چونکہ اردو ادب کی تاریخ کئی صدیوں پر محیط ہے۔ اور دن بہ دن نئے انکشافات ہوتے رہتے ہیں ، اس اعتبار سے اس موضوع پر آئندہ تحقیق کے لئے بے شمار مواقع فراہم ہوں گے ۔ چو نکہ یہ موضوع multi-disciplinary approachسے وابستہ ہے اور آج نئی تعلیمی پالیسی ۲۰۲۲کے توسط سے حکومت ہند کی علمی تکثیریت کی طرف عوام و خواص کو راغب کرنا چاہتی ہے ایسی صورت میں ندرت لئے ہوئے میرا مقالہ پڑھنے والوں کے لئے ایک آئینہ ہوگا ۔ جس کو دیکھ کر لوگ مستقبل میں کار ہائے نمایاں انجام دیں گے ۔ میں جانتی ہوں کہ میرا مقالہ نہ تو مطلق ہے نہ ہی حتمی لیکن تاریخ نویسی پر جو بھی کام کریں گے وہ ہماری جاں فشانی سے ہو کر گزریں گے ۔

Bibliography

۱. علی جواد زیدی ، اے ہسٹری آف اردو لٹریچر ، ساہتیہ اکادمی دہلی ۲۰۱۷

۲. محمد صادق ، اے ہسٹری آف اردو لٹریچر،آکسفورڈ یونی ورسٹی پریس۱۹۸٤

۳. علی جواد زیدی ،دو ادبی اسکول ،نسیم بک ڈپو ،لکھنو ۱۹۷۰

۴. رام بابو سکسینہ ، ہسٹری آف اردو لٹریچر، سید مہال احمد زیدی ،غالب انسٹی ٹیوٹ نئی دہلی۲۰۰۲

۵. پروفیسر نور الحسن نقوی، تاریخ ادب اردو ، ایجوکیشنل بک ہاوس ،علی گڑھ۱۹۹۷

۶. وہاب اشرفی ، تاریخ ادبیات عالم ، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس ،نئی دہلی۲۰۰۵

۷. وہاب اشرفی ، تاریخ ادب اردو ، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس ،نئی دہلی۲۰۰۷

۸. سیدہ جعفر،تاریخ ادب اردو عہد میر سے ترقی پسند تحریک تک (جلد اول تا چہارم)،بی۔ ایس ۔گرافکس، حیدرآباد۲۰۰۲

۹. سیدہ جعفر، گیان چند جین ، تاریخ ادب اردو ۱۷۰۰ء تک(جلد اول تا پنجم)،قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی ۱۹۹۸

۱۰. محمد انصار اللہ ، تاریخ اقلیم ادب ، لیتھوکلر پرنٹرس ، علی گڑھ ۱۹۷۹

۱۱. ٹی گراہم بیلی ، اے ہسٹری اؔف اردو لٹریچر،تاج پرینٹرس نجف روڈ دہلی ۱۹۹۳

۱۲. جمیل جالبی ، تاریخ ادب اردو ، (جلد اول تا چہارم)ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس دہلی ۲۰۱۹

۱۳. سید احتشام حسین ،اردو ادب کی تنقیدی تاریخ ، ڈائرکٹر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی ۱۹۹۹

۱۴. سید احتشام حسین ،اردو کی کہانی ،ترقی اردو بیورو،نئی دہلی ۱۹۸۰

۱۵. سید اعجاز حسین ،مختصر تاریخ ادب اردو،اردو اکادمی سندھ،کراچی ۱۹٥٦

۱۶. تبسم کاشمیری ،اردو ادب کی تاریخ(ابتداء سے ۱۸۵۷ تک)،سنگ میل پبلی کیشنز ،لاہور۲۰۰۳

۱۷. سلیم اختر،اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ،کتابی دنیا دہلی،۲۰۰۵

۱۸. انور سدید ،اردو ادب کی مختصر تاریخ ،عالمی میڈیا پرائیوٹ لمیٹیڈ،دہلی ۲۰۱٤

۱۹. شمس الرحمٰن فاروقی ،اردو کا ابتدائی زمانہ ،مکتبہ جامیہ لمیٹیڈ ،نئی دہلی ۲۰۰۱

۲۰. گیان چند جین ، اردو کی ادبی تاریخیں، انجمن ترقی اردو پاکستان،۲۰۰۰

۲۱. محمد اظہر الدین ، اردو میں تاریخ نویسی

۲۲. محمد حسن، ادبی تاریخ‌نویسی کیا ہے

۲۳. What is history? E.H.Carr

۲۴. The historian’s craft, Marc Bloch

۲۵. साहित्य का इतिहास - दर्शन , नलिन विलोचन शर्मा

۲۶. साहित्य और इतिहास दृष्टि ,मैनेजर पाण्डेय

خاکہ نگار

جوہی عشرت

ریسرچ اسکالر

(جے آر ایف ایوارڈیڈ)

نگراں

ڈاکٹر محمد رضوان علی

ایسوسیٹ پروفیسر صدر شعبہ

رانچی یونی ورسٹی رانچی

Sayyada Jafar Aur Wahab Ashrafi ki Adabi Tareekh Nawesi : Ek Taqabuli Mutalea

Research Scholar

Joohi Ishrat

JRF Awarded

Supervisor

Dr. Md. Rizwan Ali

Associate Professor & Head University Department of Urdu

Ranchi University ,Ranchi